Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ چہلم امامِ حسین علیہ السلام (اربعین)

Contact us on
0213 2253 606

اربعین سے مراد سن ۶۱ ھ کو واقعۂ کربلا میں امامِ حسین علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کے اصحاب کی شہادت کا چالیسواں ہے، جو ہر سال ۲۰ صفر المظفر کو منایا جاتا ہے۔

حضرتِ جابر ابنِ عبد اللہ انصاری اور روزِ اربعین:

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور صحابی جابر ابنِ عبد اللہ انصاری کو ۲۰ صفر المظفر، سید الشہداء امامِ حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد سب سے پہلے ان کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جابر ابنِ عبد اللہ انصاری جب عطیہ ابنِ عوفی کے ہمراہ زیارت کے کئے کربلا تشریف لائے تو حضرت جابر نابینا اور ضعیف تھے لہذا نہر فرات میں غسل کرنے کے بعد عطیہ کی مدد سے قبرِ مطہر تک پہنچے اور بے ہوش ہو گئے اور جب افاقہ ہوا تو تین بار "یا حسین علیہ السلام" کی صدا بلند کی اور پھر ان کو دیگر شہداء کی زیارت کا بھی شرف حاصل ہوا۔[1]

---

[1] نفس المہموم، ص ۳۲۲

اسیرانِ کربلا اور روزِ اربعین:

بعض علمائے کرام کا یہ نظریہ ہے کہ اسیرانِ کربلا سن ۶۱ ھ کو ہی شام سے رہا ہو کر مدینہ جانے سے پہلے عراق گئے اور ۲۰ صفر المظفر (یعنی روزِ اربعینِ امامِ حسین علیہ السلام اور اصحابِ امامِ حسین علیہ السلام) کو سرزمینِ کربلا پر پہنچے اور جب یہ قافلہ کربلا پہنچا تو حضرتِ جابر اور بنی ہاشم کے بعض افراد وہاں موجود تھے۔ ان سب نے گریہ و زاری کی حالت میں ایک دوسرے سے ملاقات کی، اپنے چہروں پر ماتم کیا۔ ان تمام لوگوں کو اس دن امامِ حسین علیہ السلام اور دیگر شہداء کی قبروں کی زیارت کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔[1]

شیخِ صدوقؒ، سید ابنِ طاؤوسؒ، شیخِ بہائیؒ، علامہ مجلسیؒ اور دیگر علمائے شیعہ کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ امامِ حسین علیہ السلام اور دیگر اصحاب کے سر، اسیرانِ کربلا شام سے رہائی کے وقت لے کر چلے تھے اور مدینہ جانے سے پہلے جب کربلا گئے تو شہداء کے سروں کے ان کے اجسامِ مطہر کے ساتھ ملحق کر دیا تھا۔

[1] لہوف، سید ابنِ طاؤس، ص ۲۲۵

زیارتِ اربعین:

روزِ اربعینِ امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ یہ عمل مومن کی علامتوں میں سے ایک ہے کہ امامِ حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

عَلاَمَاتُ الْمُؤْمِنِ خَمْسٌ صَلاَةُ إِحْدَى وَ خَمْسِينَ وَ زِيَارَةُ اَلْأَرْبَعِينَ وَ اَلتَّخَتُّمُ بِالْيَمِينِ وَ تَعْفِيرُ اَلْجَبِينِ وَ اَلْجَهْرُ بِبِسْمِ اَللَّهِ اَلرَّحْمَنِ اَلرَّحِيمِ

مومن کی پانچ علامتیں ہیں:

۱)۵۱ رکعت نماز انجام دینا۔ ۲)روزِ اربعین امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا۔

۳)دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔ ۴)خاک پر سجدہ کرنا۔

۵)بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا۔[۱]

زیارتِ اربعین کا متن دو طرح کا ہے کہ ایک شیخِ طوسیؒ نے صفوانِ جمّال کے ذریعے امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے نقل کیا اور دوسرا عطاء سے نقل ہوا ہے (یہ عطاء وہی عطیہ ابنِ عوفی کوفی ہیں جن کا ذکر اس تحریر کے ابتداء میں ہو چکا ہے) کہ جب عطا کے ساتھ جنابِ جابر ۲۰ صفر المظفر سن ۶۱ ھ میں کربلا پہنچے تو برہنہ پا قبرِ امامِ حسین علیہ السلام پر

[۱] خصال، شیخِ صدوقؒ، ص ۲۶۹

پہنچے اور امام حسین علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر تین پر تکبیر بلند کی اور پھر بے ہوش ہو گئے اور جیسے ہی افاقہ ہوا تو زیارت پڑھنا شروع کی جس کا ابتدائی فقرہ یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا آلَ اللّٰهِ

اے اللہ کی آل! آپ علیہ السلام پر سلام ہو۔

زیارتِ اربعین میں موجود مضامین:

۱. زیارت کے پہلے حصّے میں امامِ حسین علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے کے ساتھ آپ علیہ السلام کی عظیم شہادت اور آپ کے مصائب کو بیان کیا گیا ہے۔
۲. اگلے حصّے میں بعض عقائدِ امامیہ پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ولایتِ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی گواہی دی گئی اور امامِ حسین علیہ السلام کا وارثِ انبیا علیہم السلام ہونا اور مخلوقاتِ خدا پر حجّت ہونا بیان کیا گیا ہے۔
۳. اور اس زیارت میں یہ بیان ہوا ہے کہ امامِ حسین علیہ السلام کی شہادت، انسانیت کو جہالت اور گمراہی سے نجات دلانے کے واسطے تھی۔
۴. ایک حصّے میں قاتلانِ امامِ حسین علیہ السلام سے اظہارِ بے زاری کی گئی ہے۔

۵. امامِ حسین علیہ السلام کی کچھ خصوصیات کے ساتھ ساتھ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ سید الشہداء کی ذریّت خدا کی حجّت ہیں۔

٦. زائر اس زیارت میں اعلان کرتا ہے کہ وہ چہاردۂ معصومین علیہم السلام کے حکم کی اتباع اور ان کی حمایت کرنے والا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے دشمنوں سے بے زار ہے۔

ثوابِ مشی (زیارتِ امامِ حسین علیہ السلام کی خاطر پیدل سفر کرنا):

زائرینِ امامِ حسین علیہ السلام اپنے مظلوم امام علیہ السلام کی زیارت کے لیے پیدل بھی سفر کرتے ہیں اور یہ پیدل سفر کر کے امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا زیارتِ اربعین سے خاص نہیں ہے بلکہ عراق میں زائرینِ کرام پندرہ شعبان، روزِ عرفہ، روزِ عاشورہ اور اسی طرح سے شبِ جمعہ کی زیارت کے لیے بھی مشی کرتے ہیں اور اگر اس عمل کو روایات کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل بہت زیادہ اجر و ثواب کا حامل ہے اور روایات کے علاوہ دیکھا جائے تو سواری کی سہولت ہونے کے باوجود کسی زائر کا پیدل سفر کر کے زیارت کرنا بتاتا ہے کہ وہ امامِ حسین علیہ السلام سے بے انتہا عشق کرتا ہے۔

آئمۂ معصومین علیہم السلام سے ایسی احادیث بھی نقل ہوئی ہیں جو امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے پیدل سفر کرنے کے ثواب کو بیان کرتی ہیں اوران روایات کو شیخِ جعفر قولویہ قمیؒ نے اپنی کتاب کامل الزیارات میں، شیخِ صدوقؒ، شیخِ طوسیؒ اور شیخِ کلینیؒ، ان سب نے ان روایات کو اپنی اپنی کتب میں جمع کیا ہے اور شیخِ حرِّ عاملیؒ نے بھی اپنی کتاب وسائل الشیعہ میں ایک مکمل باب "زیارتِ امامِ حسین علیہ السلام کے لیے پیدل سفر کرنا مستحب ہے" قائم کیا ہے۔

میں اس مختصر تحریر میں قارئینِ کرام کے لیے کچھ روایات کو بیان کروں گا۔

ا۔ حسین ابنِ علی ابنِ ثویر کہتے ہیں کہ مجھ سے امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ

يَا حُسَيْنُ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ يُرِيدُ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِنْ كَانَ مَاشِياً كَتَبَ اَللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَ حَطَّ بِهَا عَنْهُ سَيِّئَةً

اے حسین! جو کوئی اپنے گھر سے امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے نکلے اگر وہ پیدل ہو گا تو پروردگار اس کے ہر قدم کے بدلے (اس کے نامۂ اعمال میں) ایک نیکی لکھے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔[1]

[1] تہذیب الاحکام، ص ۴۳

۲۔ بشیر دھان امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ

إِنَّ الرَّجُلَ يَخْرُجُ إِلَى قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ بِأَوَّلِ خُطْوَةٍ مَغْفِرَةُ ذُنُوبِهِ

وہ شخص جو قبرِ امامِ حسین علیہ السلام پر آنے کے لیے نکلے پس وہ جیسے ہی اپنے اہل و عیال کو رخصت کر کے پہلا قدم رکھتا ہے تو وہ قدم اس کے گناہوں کی مغفرت کا سبب بن جاتا ہے۔

ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُقَدَّسُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَتَّى يَأْتِيَهُ

پس اسی طرح سے اس کے ہر قدم مقدس رہیں گے یہاں تک کہ وہ قبرِ امامِ حسین علیہ السلام پر پہنچ جائے گا۔

فَإِذَا أَتَاهُ نَاجَاهُ اللهُ عَبْدِي سَلْنِي أُعْطِكَ أُدْعُنِي أُجِبْكَ أُطْلُبْ مِنِّي أُعْطِكَ سَلْنِي حَاجَةً أَقْضِهَا لَكَ

پھر فوراً پروردگار اس شخص سے کہے گا کہ "میرے بندے مجھ سے مانگ میں تجھے عطا کروں گا، مجھے پکار میں تجھے جواب دوں گا، مجھ سے طلب کر میں تجھے عطا کروں گا، مجھ سے حاجت مانگ میں تیری حاجت روائی کروں گا"۔[1]

[1] بحار الانوار، مجلسی، ج۹۷، ص۲۴

۳۔ علی ابنِ میمونِ صائغ، امامِ جعفرِ صادقؑ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ:

يَا عَلِيُّ زُرِ الْحُسَيْنَ وَلَا تَدَعْهُ

اے علی! امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کرو اور اسے ترک مت کرو۔

یہ سن کر علی ابنِ میمون نے امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ "زائرِ امامِ حسین علیہ السلام کا ثواب کیا ہے؟" تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ

مَنْ أَتَاهُ مَاشِياً كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً وَمَحَى عَنْهُ سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً

جو کوئی پیدل امامِ حسین علیہ السلام کی زیارت کو پہنچے تو پروردگار (اس کے نامۂ اعمال میں) اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھے گا، ایک گناہ مٹائے گا ور ایک درجہ اس زائر کا بلند کرے گا۔

فَإِذَا أَتَاهُ وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَكْتُبَانِ مَا خَرَجَ مِنْ فِيهِ مِنْ خَيْرٍ وَلَا يَكْتُبَانِ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ مِنْ شَرٍّ وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ

اور جب وہ زائر زیارت کے لیے پہنچ جاتا ہے تو پروردگار دو فرشتوں کو بھیجتا ہے جو اس کی فقط نیکیوں کو لکھتے ہیں اور اس کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں۔

فَإِذَا انْصَرَفَ وَدَّعُوهُ وَقَالُوا يَا وَلِيَّ اللهِ مَغْفُورٌ لَكَ أَنْتَ مِنْ حِزْبِ اللهِ وَحِزْبِ رَسُولِهِ وَحِزْبِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِهِ

اور وہ زائر جب زیارت سے پلٹ رہا ہوتا ہے تو وہ فرشتے اسے الوداع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اے خدا کے دوست! تیری مغفرت ہو چکی ہے، تیرا شمار اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت علیہم السلام کے گروہ میں ہو گیا ہے"۔

وَاللهِ لَا تَرَى النَّارَ بِعَيْنِكَ أَبَداً وَلَا تَرَاكَ وَلَا تَطْعَمُكَ أَبَداً.

خدا کی قسم! تو اب نارِ جہنم کو کبھی نہ دیکھے گا اور نارِ جہنم نہ ہی تجھے دیکھے گی اور نہ ہی تجھے اپنا نوالہ بنائے گی۔[1]

اعمالِ روزِ اربعین:

صفوان ابنِ مہران کہتے ہیں کہ امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ "(۲۰ صفر المظفر) کا دن جب چڑھے تو یہ زیارت پڑھو

اَلسَّلَامُ عَلَى وَلِيِّ اللهِ وَحَبِيبِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى خَلِيلِ اللهِ۔۔۔

آخر تک اور زیارت کے بعد دو رکعت نماز اور جو چاہو دعا مانگو۔[2]

[1] کامل الزیارات، ابن قولویہ، ج۱، ص ۱۳۳

[2] اقبال الاعمال، ج ۲، ص ۵۸۹

زیارتِ اربعین متن:

اَلسَّلامُ عَلَى وَلِیِ اللهِ وَ حَبِیبِهِ السَّلامُ عَلَى خَلِیلِ اللهِ وَ نَجِیبِهِ السَّلامُ عَلَى صَفِی اللهِ وَ ابْنِ صَفِیه السَّلامُ عَلَى الْحُسَینِ الْمَظْلُومِ الشَّهِیدِ السَّلامُ عَلَى أَسِیرِ الْكُرُبَاتِ وَ قَتِیلِ الْعَبَرَاتِ اللهُمَّ إِنِّی أَشْهَدُ أَنَّهُ وَلِیُّكَ وَ ابْنُ وَلِیِّك وَ صَفِیُّك وَ ابْنُ صَفِیِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ أَكْرَمْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَ حَبَوْتَهُ بِالسَّعَادَةِ وَ اجْتَبَیْتَهُ بِطِیبِ الْوِلادَةِ وَ جَعَلْتَهُ سَیِّدًا مِنَ السَّادَةِ وَ قَائِداً مِنَ الْقَادَةِ وَ ذَائِداً مِنَ الذَّادَةِ وَ أَعْطَیْتَهُ مَوَارِیثَ الْأَنْبِیَاءِ وَ جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ مِنَ الْأَوْصِیَاءِ فَأَعْذَرَ فِی الدُّعَاءِ وَ مَنَحَ النُّصْحَ وَ بَذَلَ مُهْجَتَهُ فِیكَ لِیَسْتَنْقِذَ عِبَادَك مِنَ الْجَهَالَةِ وَ حَیرَةِ الضَّلَالَةِ وَ قَدْ تَوَازَرَ عَلَیهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْیا وَ بَاعَ حَظَّهُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنَى وَ شَرَى آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ وَ تَغَطْرَسَ وَ تَرَدَّى فِی هَوَاهُ وَ أَسْخَطَكَ وَ أَسْخَطَ نَبِیِّكَ، وَ أَطَاعَ مِنْ عِبَادِك أَهْلَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ حَمَلَةَ الْأَوْزَارِ الْمُسْتَوْجِبِینَ النَّارَ [لِلنَّارِ] فَجَاهَدَهُمْ فِیكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى سُفِكَ فِی طَاعَتِكَ دَمُهُ وَ اسْتُبِیحَ حَرِیمُهُ اللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِیلاً وَ عَذِّبْهُمْ

عَذاباً أَلِيماً السَّلامُ عَلَيكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ السَّلامُ عَلَيك يَا ابْنَ سَيدِ الْأَوْصِياءِ أَشْهَدُ أَنَّك أَمِينُ اللهِ وَ ابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً وَ مَضَيْتَ حَمِيداً وَ مُتَّ فَقِيداً مَظْلُوماً شَهِيداً وَ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَكَ وَ مُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَ مُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ وَ جَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَك وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَك وَ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِك فَرَضِيَتْ بِهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي وَلِي لِمَنْ وَالاهُ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّك كُنْتَ نُوراً فِي الْأَصْلابِ الشَّامِخَةِ وَ الْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ [الطَّاهِرَةِ] لَمْ تُنَجِّسْك الْجَاهِلِيَةُ بِأَنْجَاسِهَا وَ لَمْ تُلْبِسْك الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيَابِهَا وَ أَشْهَدُ أَنَّك مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَ أَرْكَانِ الْمُسْلِمِينَ وَ مَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِي الرَّضِي الزَّكِي الْهَادِي الْمَهْدِي وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَ أَعْلامُ الْهُدَى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ أَشْهَدُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ بِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ دِينِي وَ خَوَاتِيمِ عَمَلِي وَ قَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَ أَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ وَ نُصْرَتِي لَكُمْ

مُعَدَّةٌ حَتَّى يَأْذَنَ اللهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيكُمْ وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ [أَجْسَامِكُمْ] وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

زیارتِ اربعین ترجمہ:

سلام ہو خدا کے ولی اور اس کے پیارے پر، سلام ہو خدا کے سچّے دوست اور چنے ہوئے پر، سلام ہو خدا کے پسندیدہ اوراس کے پسندیدہ کے فرزند پر، سلام ہو حسین علیہ السلام پر جو ستم دیدہ شہید ہیں, سلام ہو حسین علیہ السلام پر جو مشکلوں میں پڑے اور انکی شہادت پر آنسو بہے، اے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند، تیرے پسندیدہ اور تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں۔ جنہوں نے تجھ سے عزت پائی، تونے انہیں شہادت کی عزت دی، ان کو خوش بختی نصیب کی اور انہیں پاک گھرانے میں پیدا کیا، تونے قرار دیا انہیں سرداروں میں سردار، پیشوائوں میں پیشوا، مجاہدوں میں مجاہد اور انہیں نبیوں کے ورثے عنایت کیے۔ تونے قرار دیا ان کو اوصیاء میں سے، اپنی مخلوقات پر حجت، پس انہوں نے تبلیغ کا حق ادا کیا، بہترین خیر خواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تاکہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی وگمراہی کی

پریشانیوں سے، جب کہ ان پر ان لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنا دیا تھا، جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے بیچ دیں اور اپنی آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا۔ انہوں نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے، انہوں نے تجھے غضب ناک اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کیا، انہوں نے تیرے بندوں میں سے انکی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر جہنم کی طرف چلے گئے پس حسین علیہ السلام ان سے تیرے لیے لڑے، جم کر ہوشمندی کیساتھ، یہاں تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر انکا خون بہایا گیا اور انکے اہل حرم کو لوٹا گیا۔ اے معبود لعنت کر ان ظالموں پر سختی کے ساتھ اور عذاب دے ان کو دردناک عذاب۔ آپ پر سلام ہو اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اسکے امین کے فرزند ہیں، آپ نیک بختی میں زندہ رہے، قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا آپ کو جزا دے گا جس کا اس نے وعدہ کیا اور اسکو تباہ کریگا وہ جس نے آپکا ساتھ چھوڑا اور اسکو عذاب دیگا، جس نے آپکو قتل کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی، آپ نے اسکی راہ میں جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گئے پس خدا لعنت کرے جس نے آپکو قتل کیا، خدا لعنت کرے جس نے آپ

پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اس قوم پر جس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اس پر خوشی ظاہر کی، اے معبود میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ میرے ماں باپ قربان آپ پر اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں، جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست سے آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اس نے اپنے بے ہنگم لباس آپ کو پہنائے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں، مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہ گاہ ہیں. میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام علیہ السلام ہیں، نیک و پرہیز گار، پسندیدہ پاک رہبر، راہ یافتہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیز گاری کے ترجمان، ہدایت کے نشان، محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں. میں گواہی دیتا ہوں کہ میں آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا، اپنے دینی احکام اور عمل کی جزا پر یقین رکھنے والا ہوں، میرا دل آپکے دل کیساتھ پیوستہ، میرا معاملہ آپ کے معاملے کے تابع اور میری مدد آپ کیلئے حاضر ہے حتی کہ خدا آپکو اذن قیام دے پس آپکے ساتھ ہوں آپکے ساتھ نہ کہ آپکے دشمن کیساتھ۔ خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر، آپ کی پاک روحوں پر، آپ کے جسموں پر،

آپ کے حاضر پر، آپ کے غائب پر، آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر ایسا ہی ہو، اے جہانوں کے پروردگار۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

از قلم مولانا علی اصغر ہدایتی نجفی